اناؤنسری کا انمول دستاویز
فنِ نظامت
ڈاکٹر
جوہر میاں
شفیع آبادی

حضرات! آج کی یہ کانفرنس اور یہ نورانی عرفانی وایمانی اجلاس، یہ طمطراق وتجمل، یہ روشن روشن پربہار نغمات، یہ انوار وتجلیات کی بارشِ پُرحیات، یہ رنگ ونور کی برسات یقیناً اس عظیم الشان تاریخی نوعیت کا انقلاب آفریں اجلاس کی صداقتوں کا بیان اپنی زبان بے زبانی سے کر رہی ہیں۔ جہاں آج پورے ملک کا دل ودماغ ایک ساتھ ایک اسٹیج پر مجتمع ہے۔

یہاں فکر وتصور، احساساتِ وجذبات، عشق وعرفان، حکمت وجمال پیکر، نکتہ سنج ونکتہ بیں ونکتہ داں علم وحکمت کے ماہ ونجوم اکٹھا ہیں۔ ایسے "شبھ،، اور انمول گھڑی میں مہان مریادت ویشال روحانی سبھا میں مجھے یہ کہہ لینے دیجئے ؎

یٰسیں کے آس پاس ہے طٰہٰ کے آس پاس — میلا لگا ہے گنبدِ خضریٰ کے آس پاس
وارفتۂ مزاج نبوت ہے روز وشب — ایک نورِ مستقل رخِ زیبا کے آس پاس
حجاج کر رہے ہیں طوافِ درِ حرم — بیمار صف بہ صف ہیں مسیحا کے آس پاس
جز جلوۂ حبیبِ خدا اور کچھ نہیں — تو ہر کے چشم ودل کی تمنا کے آس پاس

حضرات! ایسے لمحے میں اب آئیے قرآن مقدس کے آفاقی پیغامات اور سرمدی نغمات حسبِ دستور۔ ایوانِ فکر وشعور اور شبستانِ وجود کو رشکِ گلزارِ جنت بنائیں ؎

اور تاریکئ حیات کو تلاوت قرآن کریم سے پاکیزہ پُر ذوق، پوتر اور پرسنے پر دھان پوروش پر وان کریں ؎

میں نے قرآن مقدس کی تلاوت کی ہے
کچھ نہیں پایا ہے سرکار کی مدحت کے سوا

یہ وہ زندہ حقیقت ہے جسے اہل دل، اہل محبّت ہی سمجھتے ہیں ؎

محبت کیلئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

یا پھر مجھے یہ کہ لینے دیجئے

محبت لفظ و معنیٰ میں کبھی لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

اب وہی محبّت و صداقت، حسن عبادت و عقیدت، شانِ عظمت و رفعت، شوکت رشد و ہدایت، عرفان شریعت و طریقت، اقرار کیفِ معرفت رموز و نکات حقیقت کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں قرآنِ مقدس کی پاکیزہ تلاوت کے کیلئے ہمارے معزز مہمان، قارئ خوش الحان، ماہر تجوید و بیان حافظ قرآن حضرت... صاحب قبلہ تشریف لا رہے ہیں ؎

Kalim Shams

زباں پر خدا کا کلام آرہا ہے
زمیں کو فلک کا سلام آرہا ہے
سلاطین عالم سنیں سر جھکالیں
رسول خدا کا غلام آرہا ہے (ج ش)

مائیک پر حضرت....... صاحب قبلہ.......
سبحان اللہ سبحان اللہ

ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائیگا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائیگا

پیارے بھائی قرآن مقدس پوری دنیا کو امن و شانتی دیتا ہے۔ محبت، مروت، مراسمت، اخوت و صداقت کا درس حیات، پریم، شانتی، یکتا، سمانتا، سمتا، سمدرشیتا، یکتا تھا، مانوتا کا پاٹھ پڑھاتا ہے۔ پوتر قرآن سماج کو توڑتا نہیں بلکہ ٹوٹے ہوئے سماج کو پریم سے جوڑتا ہے۔ پریم کا پرچار کرتا ہے، شانتی کا اہوان کرتا ہے۔ اگیانتا کو مٹاتا ہے گیان کا دیپ جلاتا ہے۔ گویا قرآن مقدس سرب کلیان کاری ہے۔

اونچا جو چڑھ گیا ہے گرایا نہ جائیگا
رفعت کی منزلوں سے ہٹایا نہ جائیگا

خود ربؔ کائنات نے روشن کیا جسے
پھونکوں سے وہ چراغ بجھایا نہ جائیگا (ج ش)

حضرات اب اسی کے ساتھ اپنے اناؤنسر، نقیب اجلاس ناظمِ جلسہ کا بھیجے
سلام محبت قبول کر لیجئے۔ ے

خلوصِ عشق و محبت کا جام لایا ہوں
بصد خلوص بصد احترام لایا ہوں
قبول کیجئے تحفہ بڑا انوکھا ہے
میں اپنے گاؤں سے تازہ سلام لایا ہوں (ج ش)

السّلام علیکم!
پیارے بھائی اتنی محنت و محبت، خلوص و عقیدت سے سلام کیا ہے
مگر آپنے جواب میں لاجواب بخالت سے کام لیا ہے۔ ارے بھیّا نقیب جلسہ
آپکے احساس و جذبات کا ترجمان اور عشق کا پاسبان ہوتا ہے۔ تھوڑا سا اور
زور لگاکر جواب دیجئے ے

حمدِ خُدا ہو دوستو نعت رسول ہو
پہلے میرا سلام محبت قبول ہو (ج ش)

السّلام علیکم!

ہاں سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ ماشاء اللہ

جو لوگ عشقِ محمد میں چور رہتے ہیں ؎ سو حادثاتِ زمانہ سے دور رہتے ہیں
جہاں بھی ذکرِ رسالت مآب ہوتا ہے وہاں حضور ہمارے حضور ہوتے ہیں (ج ش)

یا پھر یوں کہ لینے دیجئے ؎

عطر میں ڈوبی ہوئی بادِ صبا آنے لگی بھینی بھینی سی شمیم دلکشا آنے لگی
کس نے چھیڑا النعت و نغمہ کہ قلب و روح سے پھر صدائے مرحبا صلِ علےٰ آنے لگی (ج ش)

اور یہ بھی کہ ؎

بہارِ بے خودی کی چاندنی معلوم ہوتی ہے
یہاں تو زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے (ج ش)

حضرات! سبحان اللہ الحمد للہ ہمیشہ اپنی زبان سے بآوازِ بلند عبادت کی نیّت سے کہتے رہیں تاکہ دونوں طرف عبادت و عقیدت کی کرنیں جگمگاتی رہیں، زندگی کے صداقتیں مسکراتی رہیں اور آپکی صدائیں سونے والوں کو جگاتی رہیں۔ اٹھاتی بھی رہیں اس طرح ہم دونوں آج اس اجتماعی عبادت گاہ میں ثواب بھی کماتے رہیں اور اپنی قسمت جگائیں پھر مجھے کہ لینے دیجئے ؎

پہلے خدا کے نام پہ قربان جائیے پھر رحمتِ تمام پہ قربان جائیے
فرشِ زمیں پہ آج ہے جنت سجی ہوئی محفل کے اہتمام پہ قربان جائیے (ج ش)

آئیے اب قرآن کریم کی پاکیزہ تلاوت کے بعد مداحانِ رسول، بلبل باغ نوا شعر وادب کے نگینہ، عندلیبان گلشن مدینہ، شعرائے اسلام سے کسب فیض کریں اور نعت پاک کے سرمدی نغمات سے شبستانِ حیات کو گلزار پُربہار بنائیں۔ نعت پاک جہاں روح سے نکلی ہوئی ایمان کی خوشبو ہے وہیں دنیائے شعر وادب کی مشکل ترین صنف سخن بھی ہے۔ ؎

بجز خدا کے کسی سے ادا نہیں ہوتا
نعت کا حق ادا نہیں ہوتا
مشیّت خود کرے توصیف جسکی اپنے قرآں میں
بھلا جو مہر کہے کیا نعت اُس فخرِ رسالت کی

اور صداقت کے اس موڑ پر حضرت شیخ جامی پکار اٹھتے ہیں ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

پھر عرفی کا یہ قول بھی اپنی جگہ مسلم ہیکہ ؎

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

اور اس سچائی سے کون انکار کرسکتا ہیکہ ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

جی ہاں یہی وجہ ہے کہ ہند و پاک میں نعتیہ ادب کے جانے مانے ناقد و محقق جناب ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی کو تحقیقی و تنقیدی شعری و ادبی صداقتوں کیساتھ

کہنا پڑا کہ نعتیہ شاعری کا فن تلوار کی دھار پر چلنے کا فن ہے یعنی ؎

نعت شہ کونین کا لکھنا نہیں آساں
لغزش ہو تو ایمان کے جانے کا خطر ہے (رجا مشی)

اب آئیے اسی کے ساتھ ہم ملک کے مشہور و معروف شعرائے ملّت اسلامیہ کی جانب چلیں جو آج ہماری محفل کو زینت بخش رہے ہیں ؎

مشغلہ کاش نہ ہو ایک عبادت کے سوا
مصحف روئے شہ دیں کی تلاوت کے سوا
میں نے قرآن مقدس کی تلاوت کی ہے
کچھ نہیں پایا ہے سرکار کی مدحت کے سوا (شمیم القادری)

اب اسی کے ساتھ مدّاح رسول عندلیب گلشن رسالت بلبل باغِ مدینہ شاعر فطرت جناب ..... صاحب کو اس بارگاہِ رحمت میں کسب فیض و عقیدت کی دعوت دی جا رہی ہے ؎

بنتی ہے فکر نعت کا عنواں کبھی کبھی
ہوتا ہے بزمِ دل میں چراغاں کبھی کبھی

گردن میں ہار ڈالے ہیں ماہ و نجوم نے
گذرا ہے اُن حدوں سے مسلماں کبھی کبھی

یا پھر ؎

خدا کے نام سے محفل کی ابتدا کیجئے
درودِ نام نبی سُن کے پڑھ لیا کیجئے
درودِ پاک ہے ہر دردِ زندگی کی دوا
سکون دل کے لئے ذکرِ مصطفےٰ کیجئے

(ج شی)

مائیک پر شاعرِ فطرت جناب .... سبحان اللہ سبحان اللہ

؎

دھوم ہے شاعر شیریں کو بلایا جائے
عشق و عرفان کا نغمہ کوئی گایا جائے
مدحتِ سیدِ عالم کی حسیں محفل میں
نغمۂ نعتِ نبی سب کو سنایا جائے

(ج شی)

حضرات! آج عاشقانِ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور غلامانِ اولیأ کی آمد سے یہاں کی دھرتی رشکِ گلزارِ محبت و عقیدت بنی ہوئی ہے۔ ایسے میں بادۂ توحید کے متوالو، شمع نبوت و رسالت کے جانثارو، عشق و عرفان کے طلب گارو، آج ملک کا سارا دل و دماغ اس عظیم الشان اجلاس میں حاضر ہے۔ ایک طرف رنگ غزالی ہے تو دوسری طرف معیارِ شیرازی بھی، ایک طرف مسندِ عرفان رومی ہے تو دوسری طرف تختِ اربابِ خسروی بھی اگر ایک طرف علم و حکمت کے مینارے ہیں تو دوسری طرف شعر و ادب کے چاند تارے بھی

؎

بہ مئے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز رسم و راہِ منزلہا (حافظ)

کی صداقتیں جلوہ گر ہیں تو دوسری جانب سے

کہو اہلِ نظر سے یہ تماشا دیکھتے جائیں
حصارِ عقل میں جلوے کبھی دیکھے نہیں جاتے
یہی طرزِ عمل جوہر کمالِ حق پرستی ہے

بزیرِ سایۂ خنجر سرِ بازار می رقصم
کمالِ عشق را دیدم بہ پیشِ یار می رقصم
ادائے یار می رقصم بحکمِ یار می رقصم

کی حقیقی معنویت افہام و تفہیم اور فہم و فراست کی تجرباتی صداقت نیز عشق و عرفان کی شبنمیت و جاذبیت بھی جلوہ بار ہے۔ ایسے میں مجھے اب کہہ لینے دیجئے سے

بزمِ نبی کو خوب سجایا ہے آپ نے
رحمت برس رہی ہے جو محفل میں چار سو

ایماں کا یہ چراغ جلایا ہے آپ نے
عشاقِ شاہِ دیں کو بلایا ہے آپ نے
(ج لش)

اور پھر یہ کہ سے

کیف و مستی سُرور برسے گا
دامنِ دل کو صاف کرنا ہے

آج محفل میں نور برسے گا
آج موسم ضرور برسے گا (ج لش)

حضرات! اب آیئے ایسے موسمِ نور و نکہت اور ایمان افروز، روح پرور حیات بخش، کیف آور ماحول میں مجھے پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ لینے دیجئے کہ محفلِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر سید ابرار و اخیار، نائب پروردگار، وجہِ تخلیقِ نوبہار،

دونوں عالم کے مالک و مختار ، قلب آدم کی پہلی فصل بہار ، آقائے نامدار ، سارے نبیوں کے سردار ، بزم الوہیت کے رازدار ، رشد و ہدایت کے تاجدار یعنی محبوبِ کردگار ، شفیع روز شمار صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو کوئی علمی و ادبی روایت ہے نہ فنی و فکری اجتہاد بلکہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عبادتوں کی روح ہے ، سجدوں کی آبرو ہے ، نمازوں کی عظمت ہے ، عبادتوں کی لذّت ہے ، اور ہماری اور آپ کی بہترین اجتماعی عبادت ہے ؎

زلفِ نبی ہے بکھری کہ آئی ہوئی ہے رات
عقل و شعور و فکر پہ چھائی ہوئی ہے رات
والشمس جنکا چہرہ ہے واللیل جنکی زلف
خوشبو میں آج ان کی نہائی ہوئی ہے رات (ج ش)

ایسے میں یہ کیوں نہ کہا جائے ؎

اس شان اس ادا سے ثنائے رسول ہو
ہر شعر شاخ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو (سید مالجزی)

اس پر کیف ماحول میں اب مجھے یہ کہنے دیجیے ؎

7003387384

گر دیکھنا ہے صاحبِ واللیل کا جمال
روشن چراغ طور تجلّی کرے کوئی

سینہ نہ ہو مدینہ تو روشن نہ ہو جبیں
گو لاکھ سجدہ جانب کعبہ کرے کوئی
(ضیا بدایونی)

جی ہاں! کسی بھی قوم کی تاریخ اس قوم کی حیاتیاتی صداقتوں سے عبارت ہے جو اس قوم کا سب سے بیش قیمت خزانہ اور عظیم ترین دولت ہوتی ہے اور جبتک قوم کی نئی نسل کے سامنے ان کی عظیم تاریخ کو زبان و بیان یا قلم ولسان سے نہیں رکھا جائے وہ قوم اپنی تہذیبی، تمدنی، ایمانی وعرفانی روایت سے ناآشنا اور جاہل وغافل رہ جاتی ہے، قوموں کو بیدار کرنے اور نئی نسلوں کی حفاظت کیلئے ان کی تہذیب وتمدن، ایمان وعقیدہ اور جملہ ذیلی وضمنی تاریخی صداقتوں کا آئینہ ان کے سامنے رکھنا انتہائی ضروری اور ایمانی واخلاقی فریضہ ہے۔ اور ان سب سچائیوں کو نئی نسل تک پہونچانے کے لئے صرف اور صرف دو ہی راستے ہیں۔ ایک تحریر دوسری تقریر مگر تحریر صرف خاص کے لئے ہے۔ پڑھے لکھے لوگ ہی صرف تحریر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن تقریر خاص وعام دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ تقریروں کے ذریعہ شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت، سیرت مصطفیٰ، صورت مصطفیٰ، نقشۂ مصطفیٰ، جلوۂ مصطفیٰ کی تابانیوں سے عوام وخواص دونوں کو ایک ساتھ فیضیاب ہونے کا موقعہ فراہم کرایا جاتا ہے جس سے جلسہ کرتے اور کرانے والے دونوں ہی ثوابِ دارین کے حقدار بن جاتے ہیں۔ میلادہی کی نکھری ہوئی صورت جلسۂ سیرتِ پاک یا سیرت کانفرنس ہے اب آپ ہی بتائیں کہ اس کے بعد بھی اگر کوئی بدعقیدہ میلادِ پاک، جلسۂ سیرت یا کانفرنس پر انگلیاں اٹھائے تو اس بدنصیب کو کیا کہا جائے ؎

عقیدت کی ضرورت ہے محبت کی ضرورت ہے
مگر پہلے عقیدے کی طہارت کی ضرورت ہے (ڈاکٹر بہار شفیع)

اور یہ شعر بھی کہ ؎

حیرت ہے کسی ہاتھ میں پتھر بھی نہیں ہے
اور شہر میں محفوظ کوئی سر بھی نہیں ہے

مگر اس طرح کی محافلِ نور کا اہتمام اہل ایمان کی جماعت عقیدت و محبت سے لبریز ہو کر عبادت کی نیت سے کراتی ہے اور کراتی رہے گی ؎

لاکھ طوفاں اٹھے لاکھ بلائیں آئیں
کاروانِ حق و صداقت کا رواں رہتا ہے
پھول کھل اٹھتے ہیں کانٹوں سے بھری راہوں میں
عزم جب اہل عقیدت کا جواں رہتا ہے (دراشی)

حضرات! میلاد پاک سنت الٰہیہ، سنت ملائکہ اور سنت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس سنت کو خلفائے راشدین، ائمۂ مجتہدین، اولیائے سابقین اور دیگر بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسے زندہ و تابندہ رکھا ؎

ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے ثنا خوانِ رسول
جلوۂ شانِ خدا ہے جلوۂ شانِ رسول

اہلِ سنت جو یہاں حاضر ہیں بزمِ نور میں
ہوں قیامت میں الٰہی زیرِ دامانِ رسول
(لؤم شفیع آبادی)

اور یہ شعر بھی ؎

نسبتوں کی کرن سے ہے روشن جہاں
چاند بھی چاہیئے چاندنی کے لیے
نہ سہی کچھ بھی دامن میں جوہر مگر
دردِ دل چاہیئے آدمی کے لیے

میرے بھائی آنے والی نسلوں کے سینے میں جذبۂ محبت، شوقِ شہادت عرفانِ عبادت اور اولوالعزمی اور بلند حوصلگی کی صداقتوں کا جوش پیدا کرانے کے لئے اسوۂ رسولِ اعظم، سیرتِ اصحابِ مکرم، سوانحِ غوثِ اعظم کا آئینہ ان کے سامنے رکھنا وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ جس کے لئے جلسۂ سیرتِ پاک یا کانفرنس اور میلادِ پاک کا اہتمام ہی اظہارِ شریعت و معرفت کا بہترین ذریعہ ہیں جن کے کرنے سے صحیح افہام و تفہیم حاصل ہوتی ہے۔ جہاں عالم و غیرِ عالم، شہری و دیہقانی ایک ساتھ بیٹھ کر اور شانہ بہ شانہ ہو کر ذکرِ رسول سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

الحمد للہ آج کا یہ نورانی، ایمانی، عرفانی و قرآنی اجلاس بھی عبادت و ریاضت کا ایک باوقار پاکیزہ نمونہ ہے۔ ؎

کہیں قندیل روشن ہے کہیں شمع فروزاں ہے
الٰہی کس کی آمد میں یہ سارا ساز و ساماں ہے

یہ بزم سیّدِ عالم ہے اس محفل کا کیا کہنا
یہاں کا ذرہ ذرہ آج رشکِ مہرِ تاباں ہے (ج ش)

حضرات! آج کی یہ نور و نکہت بھری رات اور اس میں رحمت کی برسات خدا کا خوب کرم ہے کی سُہانی، شبِ انمول گھڑی میں جہاں چاند حسن و شباب کی چاندنی لٹا رہا ہے۔ ستارے ڈوبتے اُبھرتے لوریاں گا رہے ہیں، غنچہ و گل مسکرانے لگے ہیں، فضائے عالم نور و سرور کی چاندنی میں نہانے لگی ہے۔ دنیائے فکر و تصوّر پر تجلّیاتِ عشق و جمال کی ردائے عنبریں پھیل رہی ہے۔ ادائے فکر و شعور پر نکہت و نور کے حسین بادل چھانے لگے ہیں۔ دور دور تک فضل و کرم کی بارش عشق و محبّت برسنے لگی ہے۔ ایک عجیب سہانا سماں اور پُرکیف منظر نظر کے سامنے ہے۔ ؎

ہر طرف کیف و مسرّت کی گھٹا چھائی ہے
جھوم کے برسے گی رحمت کی گھٹا آج کی رات

اور یہ بھی کہ ؎

اے حسن تصور تیرے احسان کے قرباں
بیٹھا ہوں یہاں گنبدِ خضریٰ پہ نظر ہے (ج ش)

حضرات! منزلِ راہِ محبّت روبرو، دو بدو ہے۔ تاحدِّ نظر نور کی چاندنی تنی ہوئی ہے، تاریکیاں سر چھپانے لگی ہیں، کہکشاں نے اپنا جمالِ پیش کرنا

شروع کر دیا ہے ۔ جدھر دیکھو نور ہی نور ، بہار ہی بہار ہے ۔ سارا عالم امکان دودھ میں نہایا ہوا ہے ، مسرت ہر طرف لہریں مار رہی ہیں ۔ احساس کی رنگینیاں رنگ دکھانے لگی ہیں ، ذرّے ذرّے پر سرور و کیف کی مستی چھائی ہوئی ہے ۔ یہ اُجلا اُجلا سماں ، بھینی بھینی فضا ، مہکی مہکی ہوا ، اودی اودی گھٹا یہ سب بربط حیات پر وجہ تخلیق عالم ، روح کائنات کا نغمۂ دلنواز سُنا رہی ہیں ۔ ایسے مادک ، منوہر ، ممتامئی ، مریادت ، مُوہرتُ منڈپ میں جہاں مانو تا ما ماہی ماہی مہک اٹھی ہے گویا یہاں پریم شانتی کے دیپ جل رہے ہیں ایسے میں یہ کیوں نہ کہا جائے ؎

تا عرش پہونچتے ہیں یہ اعجاز تو دیکھو نالوں کی میری ہمّت پرواز تو دیکھو
لبیک کی آتی ہیں مدینے سے صدائیں پہونچی ہے کہاں تک مری آواز تو دیکھو

ایسے میں اس جشن پاک اور پاکیزہ اہتمام کا کیا کہنا ؎

نظر سوئے عرش عُلیٰ کر رہا ہوں
تلاشِ درِ مصطفےٰ کر رہا ہوں
خودی بے خودی سب فنا کر رہا ہوں
میں تکمیلِ عشقِ خدا کر رہا ہوں (ج ش)

اور پھر یہ کہتے ہوئے رخصت ہونا چاہتا ہوں ؎

یہ جشن یہ مجمع یہ مسرّت ہو مبارک
میلادِ شہنشاہِ رسالت ہو مبارک
شاداں ہی رہیں صاحبِ ایمان خدایا
یہ جذبۂ دیں جلسۂ سیرت ہو مبارک
ہر قلب میں ہے الفتِ سرکارِ مدینہ
یہ ولولہ یہ جوشِ محبّت ہو مبارک
ہے عرش سے جلووں کی نچھاور سرِ محفل
ضوپاشی و تابانیٔ رحمت ہو مبارک
نغمے ہیں درودوں کے سلاموں کے ترانے
توصیفِ نبی جلسۂ سیرت ہو مبارک (ضیا بدایونی)

پیارے بھائی! آج یہ ہماری اور آپکی سب سے بڑی سعادت مندی اور خوش بختی اور خوش نصیبی ہے کہ اس تاریخ ساز عظیم الشان اجلاس کی صدارت ایک ایسی عظیم المرتبت شخصیت کے حوالے کی گئی ہے جن کی ذات بابرکات اپنے آپ میں علم وفن، فکر ونظر، علم وعمل اور فہم و فراست کی ایک انجمن ہے جن کی شخصیت علم وعمل، شعر وادب کا ایک مستقل ادارہ ہے۔

فقیہہ عصر سے ملئے ضرور محفل میں
وہ ایک شخص نہیں مستقل ادارہ ہے

جو پیکرِ اخلاص بھی ہیں اور مرکزِ اخلاق بھی، محبوب العلماء بھی ہیں اور استاذ الشعراء بھی جنہیں آج دنیائے علم و فن میں مفکرِ ملّت، قاضئ شریعت سالکِ منہاجِ طریقت، منبعِ علم و حکمت، مخزنِ اسرارِ قابلیّت، نورِ مشیخۂ قادریت شمعِ بزمِ طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ ...... قبلہ کے نام سے جنہیں جانا مانا اور پہچانا جاتا ہے، جنکی سادگی، اخلاقی صداقت اور علمی لیاقت کا پرچم ہر صاحبِ فکر و فن کے دلوں پر لہراتا ہے جن کی ذاتِ بابرکات اخلاق کا نمونہ اور حسنِ گفتار و کردار کا مرقع ہے۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ آپ کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مانند ہے مگر اظہارِ عقیدت بھی کوئی چیز ہے ؎

کمالِ علم و حکمت کا ملا گلزار ہے سب کو
عقیدت آپ سے رکھتے ہیں ہم اقرار ہے سبکو
چمن کے ہر شگفتہ گل سے جیسے پیار ہے سب کو
سرِ محفل صدارت آپ کی سوئیکار ہے سب کو (علی احمد سیوانی)

اُسی محبّت و صداقت کے ساتھ ملک کے مشہور و معروف علمائے کرام اور شعرائے عظام سے ہم رفتہ رفتہ کسبِ فیض کریں گے۔ جو ہمیں درسِ حیات عنایت فرمائیں گے۔ بقول اقبال ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

اور پھر ؎

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے (علامہ اقبال)

یا یوں کہیئے ؎

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حدِ پرواز سے

اب اسی کے ساتھ ؎

شور ہے شاعرِ ملّت کو بلایا جائے
نعت پاک شہِ کونین سُنایا جائے

جس سے مل جائے سکونِ دلِ مضطر تو ہم
آج کی رات وہی راز بتایا جائے

اور پھر ؎

ایسا عطا ہو جام شرابِ طہور کا
جسکے خمار میں بھی مزہ ہو سُرور کا

تو لیجئے شاعرِ ملّت، عندلیبِ گلشنِ رسالت جناب ...... تشریف لا رہے ہیں۔

؎

گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

اُس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو (فیض احمد فیض)

شاعرِ ملت .... سبحان اللہ سبحان اللہ

اور یہ بھی ؎

ادائے خاص سے غالبؔ ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

ابھی ابھی مداحِ رسول اپنی پیاری پیاری سُریلی، مدھور، رسونتی، شکر آمیز مستی بیز، کیف پرور، نغمہ سنجی سے ہمارے وادی قلب وجگر کو منور ومجلّٰی، مزکّٰی ومصفّٰی فرما رہے ہیں ؎

کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے
اٹھ میرے دھوم مچانے والے (اعلیحضرت)

حضرات! اب آپ ضرور کسی دھوم مچانے والے کی تلاش میں ہیں ؎

جو نظر نظر کو نواز دے مجھے اس نظر کی تلاش ہے
تیرے درد سے جو ہوا آشنا مجھے اس جگر کی تلاش ہے
تیرا ذکر میرا وضوئے دل تیری فکر میری نماز جاں
تیرا عشق بیتِ حرم بنے مجھے اس سحر کی تلاش ہے (ج ش)

اس تلاش کے ساتھ کہہ لینے دیجیئے کہ مقرر وشاعر دونوں ایک ہی سکہ کے دو رخ ہیں۔ ایک رخ منظوم ہے تو دوسرا رخ منثور ہے۔ ربط عقیدت ومحبّت

بھی لاجواب و بے مثال ہے اور پھر کیوں نہ ہو ہمارا خدا لاجواب اور اس نے اپنے رسول کو لاجواب و بے مثال بنایا۔ قولِ خدا لاجواب و بے مثال ہے۔ تو قولِ رسول بھی لاجواب و بے مثال۔ حمدِ خدا لاجواب تو نعت مصطفیٰ لاجواب صورتِ مصطفیٰ لاجواب تو سیرتِ مصطفیٰ لاجواب۔ ان کی ہر ادا لاجواب تو ان کا ہر ذکر بھی لاجواب۔ ذکر مصطفیٰ لاجواب تو ذاکر مصطفیٰ بھی لاجواب ؎

غنچہ و گل پہ ہر سو شباب آگیا — آگئے مصطفیٰ انقلاب آگیا
جسکو پی کر کبھی رند بہکے نہیں — میرا ساقی وہ لے کر شراب آگیا
انبیاء و رسل کی بھری بزم میں — جس کو سب نے کہا لاجواب آگیا (ج ش)

اُس لاجواب کا ذکر کرنے والا بھی لاجواب آرہا ہے۔ یعنی ہماری جماعت کا ایک ممتاز و منفرد خطیب و ادیب ناشرِ مسلک اعلیحضرت حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، ساحر البیان، مہا ودوان۔ مہان یکتا اور گریٹ و ریٹر وارث علوم نبوت، پیکر اخلاق و مروت، حاملِ شریعت، معمار ملت حضرت علامہ...... صاحب قبلہ تشریف لارہے ہیں جن سے ہم بھرپور کسب فیض کریں۔ ؎

واعظِ شیریں بیاں آئیے
آئیے آئیے مہرباں آئیے
دیجئے پھر ضرورت ہے اپنا لہو
دین و ملت کے اے پاسباں آئیے (ج ش)

مائیک پر شیرِ بہار حضرت علامہ ..... قبلہ۔ نعرۂ تکبیر و رسالت۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

ؔ

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
سنتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

اور ان کی صداقتوں کے ساتھ حضرت علامہ .... نے ہمیں فیضیاب کیا ؔ

پلکوں پہ لئے حسرتِ دیدار گئی ہے — روضے پہ تیرے نرگسِ بیمار گئی ہے
ہے جانے کہاں منزلِ سرکارِ دو عالم — جبرئیل کی پرواز بھی تھک ہار گئی ہے
لگتا ہے میرے فکر و تصور کے نگر میں — بڑھیا کوئی پھر مصر کے بازار گئی ہے (ج ش)

حضرت علامہ کی شاندار جاندار، پُر معنی، پُر مغز خطاب کے بعد مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے ؔ

اس رات کے بدلے میں کوئی رات نہ ہوگی
اس بات کے بدلے میں کوئی بات نہ ہوگی
ملنے کو تو ہم تم سو بار ملیں گے لیکن
یہ جشن یہ مجمع یہ ملاقات نہ ہوگی (ج ش)

اب ایک بار پھر آیئے ہم چلیں عندلیبانِ گلشنِ مدینہ کی طرف ؔ

اُف وہ نغمہ جسکو کہتے ہیں تمنائے بہار کوئیلوں کی کوک ساون میں پپیہوں کی پکار

یا پھر ؎

دل کے احساس کو لفظوں کا سمندر دیدو پھول کے ہاتھ میں جذبات کا خنجر دیدو

شیشۂ دل کی تمنا کا بھرم رکھنا ہے جوہر عشق وو وفا یا کوئی پتھر دے دو

یا پھر یوں کہا جائے ؎ ہم رندہیں اک جام محبت کا پلا دے ؛ اللہ کے محبوب کا دیوانہ بنا دے

کی منزل میں شاعر خوش نوا حضرت ۔۔۔۔۔ کو دعوتِ سخن دی جا رہی ہے۔ جن کی ادبی و شعری شخصیت بالیقیں محتاجِ تعارف نہیں۔ آج پورے ہندوستان میں جن کی شہرت کا ڈنکہ بج رہا ہے ان کی پاکیزہ اور فصاحت و بلاغت سے لبریز کوثر و سلسبیل سے دھلی ہوئی، عطر شمیم میں بسی ہوئی، نور و نکہت میں ڈھلی ہوئی، عشق و عرفان میں ڈوبی ہوئی نعتیں آج دنیائے ادب میں ایک الگ پہچان بنا چکی ہے جس کا اعتراف آج صاحب علم و فضل حضرات بھی کر رہے ہیں۔

وہ شاعر لازوال ادیبِ باکمال، آبروئے بہار حضرت علامہ الحاج شبنم کمالی صاحب قبلہ ہیں جنکی ذاتِ عالی صفات کے شعر و ادب کو صاحب طرز فصاحت و صاحب اسلوب کی صداقت عنایت کی ہے اور انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ ؎

بہار کیف و مستی کیا، سرور زندگی کیا ہے
نبی کے نقش پا سے ہٹ کے زاہد بندگی کیا ہے
خدا واحد ہے اے جوہر نبی کی شان کہتی ہے
نہیں ہو جس میں الفت آپکی وہ آدمی کیا ہے

اور پھر حضرت سے نہایت ادب و احترام کے ساتھ کہوں گا ؂

یہ میری تشنہ لبی یہ تیرے جلووں کا سراب
پیاس صحرا کی بجھانے کو سمندر آئے
مدحتِ سیّدِ ابرار سُنانے کے لئے
آج کی رات یہاں حضرت بو ہر آئے

اور یہ بھی کہنے دیجئے! کشتی کا پاسباں فقط ناخدا نہیں ۔ کشتی میں بیٹھنے کا سلیقہ بھی چاہئے
نعرۂ تکبیر و رسالت ...... سبحان اللہ سبحان اللہ

؂

اگر میں ممتحن ہوتا تو نمبر کم نہیں دیتا
ترنم کا الگ دیتا تکلم کا الگ دیتا (ج ش)

اور پھر ؂

زمانہ بہت شوق سے سن رہا تھا
تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے (ساحر لدھیانوی)

شاعرِ اسلام حضرت علامہ شبنم کمالی صاحب قبلہ کی اس نکات آفریں ولولہ انگیز اور سادگی میں پرکاری و جگر کاوی اور مینا کاری کے بعد دل تو یہ کہتا ہے کہ انہیں بار بار سُنا جائے ؂

رات ڈھلتی ہے اور ڈھلنے دو
دور چلتا ہے اور چلنے دو

لوگ پیتے ہیں لڑکھڑاتے کو
مجھ کو پی کر ذرا سنبھلنے دو (ج ش)

آئیے ان کے منظومِ خراجِ عقیدت کے بعد ملک کے ایک ایسے عالم باوقار علم وحکمت کی بہار کو دعوتِ خطابت دی جائے جو پورے ملک میں اپنی نوعیت کے واحد ون پیس خطیب ہیں جو بیک وقت صوفیٔ باصفا بھی ہیں اور خطیب باوقار بھی۔ شاعرِ باکمال بھی ہیں اور ادیبِ بے مثال بھی مدبر ومصنف بھی ہیں اور محقق اور ماہر لسانیات بھی جنکی اردو دانی پر صاحبِ زبان کی زبان گنگ ہو جاتی ہے تو ہندی دانی پر بنارس کے پنڈے ڈکشنری لغت اور شبد کوش ڈھونڈنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کئی زبانوں کے نکتہ داں، نکتہ سنج ونکتہ بیں ۔ ادیب وخطیب بھی ہیں اور سوز دردِ میخانہ کی ریت نیت سے پریت مبلّغ اسلام بھی ہیں اور مفکر اسلام بھی جن کی شخصیّت خود ایک انجمن ہے ہے

کس کس کا انتخاب کروں کس کو چھوڑ دوں
جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے

نائبِ تیغ علی نورِ چشمۂ مجاہد آزادی حضرت علامہ جان علی چشتی نظامی شفیع آبادی رحمۃ اللہ علیہ پیکر اخلاق واخلاص صاحبِ کردار نقیب اولیاء جوہرِ ملّت شیخ الادب پیر طریقت حضرت علامہ ڈاکٹر

صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ امامیہ شفیع آباد شریف ضلع گوپال گنج بہار کو بصد احترام و عقیدت عرض گذار ہوں مائیک پر تشریف لائیں اور ہمیں اور سامعین کو کسب فیض کا موقع فراہم کریں۔

؎

خطیبوں کو تو ہونا چاہیئے نازاں خطابت پر
تیری شانِ خطابت پر خطابت ناز کرتی ہے (علقمہ ضیا جالوی)

اور یہ بھی شعر سُنیئے ؎

غنچہ ہے گل ہے سبزہ ہے ابر بہار ہے
سب آگئے ہیں صرف تیرا انتظار ہے

آج مجھے یہ بھی کہہ لینے دیجیئے ؎

ظلمتوں میں نور کا روشن دیا ہو جائیگا
جو غلام حضرت جانِ علی ہو جائے گا
نسبتِ جو ہر میاں اللہ ہے نسبتِ جانِ علی
ساتھ اس نسبت کو رکھ تو جنتی ہو جائیگا (ظفر جلالپوری)

نعرۂ تکبیر و رسالت .... سبحان اللہ سبحان اللہ

؎

تیرے میکدے میں کمی ہے کیا جو کمی ہے ذوق طلب میں ہے
جو ہوں پینے والے تو آج بھی وہی بادہ ہے وہی جام ہے

اور پھر مجھے یہ کہہ لینے دیجیئے ؎

سرِ محشر تماشہ دیکھنے والوں نے یہ دیکھا
ہمارے ہی لئے کھولے گئے جنت کے در پہلے
وہ مینا در بغل ساغر بکف کوثر پہ جب آئے
تو رندوں میں غل ساقی ادھر پہلے ادھر پہلے (ضیا بدایونی)

حضرات! آپ نے دیکھا جوہر فکر و فن سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت کا کہنا کیا ہے اب ضرور آپ سب کی آنکھیں شاعرِ اسلام مداح رسول جناب ...... کی جانب لگی ہوئی ہیں۔ بھلا ہم اس قابلِ فخر شاعر سے کیوں نہ فیضیاب ہوں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ مداح رسول چاہے شاعر ہوں یا خطیب دونوں قابلِ رشک قابلِ فخر ہیں۔ ؎

میں تو کیا کوئی قلم کار نہیں لکھ سکتا
مدحتِ سیدِ ابرار نہیں لکھ سکتا
آپ گر چاہیں تو میں لکھ سکتا ہوں
ورنہ کوئی میرے سرکار نہیں لکھ سکتا (حسن نواز سیوانی)

اس طرح شاعر و خطیب کا رشتہ و ربط بھی لاجواب ہے۔ نعت پاک کی حیثیت اگر ایک تلوار کی ہے تو تقریر اس کی دھار ہے۔ نعت دریا ہے تو تقریر اس کا پانی، نعت موج دریا ہے تو تقریر اس کی روانی، نعت کہکشاں ہے تو تقریر اس کی مسکراہٹ، نعت چمن ہے تو تقریر اس کا پھول، نعت پھول ہے تو

نقریر اس کی خوشبو، نعت گل ہے تو تقریر اس کی نازک پنکھڑی، نعت
غنچۂ و گل کی پتیاں ہیں تو تقریر اس پر موتیوں کی طرح بکھرنے والی شبنم اس طرح
اگر نعت مزاجِ شبنم سے یاد کی جائے تو تقریر حسن شبنم کی صداقت ہے ؎

یہ ربط یہ جمالِ تصوّر خدا گواہ
ہر حُسن حُسنِ سرورِ عالم کے گھر کا ہے

حضرات! اب اُسی کے ساتھ شاعرِ ملت جناب اختر مدھوپوری ...... کو دعوتِ سخن
دینے جا رہا ہوں۔ جنکی پر بہار خوبصورت نکات آفریں، ولولہ انگیز، روح پرور
حیات بخش کیف آور، روح افزا، بصیرت افروز، نعتوں کا شہرہ آج پورے
ہندوستان میں ہے اور صاحب ذوق حضرات انہیں بڑی دلچسپی سے پڑھتے سنتے
ہیں ؎

یہ نعت کی محفل کا اثر دیکھ رہے ہیں
اک نور کا عالم ہے جدھر دیکھ رہے ہیں
سب دیکھتے ہیں ذوق طلب حسن طلب سے
ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں
(راج بخش)

اور پھر ؎

دَورِ خزاں گیا تو دن آئے بہار کے
حد ہوگئی ہے آئیے اب انتظار کے

مائیک پر شاعر فطرت جناب صبا دربھنگوی صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ
شعر و ادب کی اس چاشنی روانی و برجستگی کے بعد مجھے کہہ لینے دیجئے ؎

بخت خوابیدہ مرا بیدار ہونا چاہیئے
خواب ہی میں ہو سہی دیدار ہونا چاہیئے
نام سرکار دو عالم سن کے موجوں نے کہا
اس مسافر کا تو بیڑا پار ہونا چاہیئے
جس کو میدان قیامت کہہ رہے ہیں سب کے سب
نام اس کا مصطفٰے بازار ہونا چاہیئے (ج ش)

ہو زباں پر نام پاک حضرت سمناں جناب — اور رضا کا ہاتھ میں ہتھیار ہونا چاہیئے
عہد اصحاب نبی میں جو تیرا معمول تھا — بس وہی گفتار اور کردار ہونا چاہیئے

اب اسی کے ساتھ آبروئے فکر و فن، آرزوئے علم و ہنر، شہنشاہ خطابت نیر برج فصاحت، سلطان بلاغت، قاضی شریعت، معمار ملت، مفکر اسلام حضرت علامہ ظفر الحسن قادری صاحب قبلہ سے کسب فیض کریں۔ آپ عالمگیر شہرت وعزت کے مالک ہیں اس وارث علوم نبوت، سالک منہاج شریعت کو نہایت ہی ادب و احترام اور بصد عقیدت آواز دے رہا ہوں یہ کہتے ہوئے کہ ؎

جان چمن و روح صبا کہہ کے پکاروں
اے رہبر ملت تجھے کیا کہہ کے پکاروں

چارہ گر ارباب محبّت کہوں تجھے
یا دردِ تمنّا کی دوا کہہ کے پکاروں
(ج ش)

مائیک پر حضرت علّامہ .... صاحب قبلہ ...... نعرۂ تکبیر رسالت
سبحان اللہ سبحان اللہ، ابھی ابھی آپ حضرت علّامہ سے ایک کامیاب
مدلل و مفصل سنجیدہ بیان سے کسب فیض کر رہے تھے۔ سے

سبو در دست مینا در بغل مستانہ وار آئے
بقدرِ ظرف پی کر میکدے سے بادہ خوار آئے
تمنّا ہے کہ اے دل یوں نسیم کوئے یار آئے
کلی چٹکے چمن مہکے، شجر جھومے بہار آئے
(شبنم کمالی)

حضرات! اب اسی بہار کیف و مستی کے ساتھ ایک شاعر باکمال کو پیش کرتے جا رہا ہوں جنکی نعتوں میں عقیدت و محبّت کی خود سپردگی، فکر و شعور کی وارفتگی اور عشق رسول کے سر چشمے ابلتے نظر آتے ہیں۔ جہاں فصاحت و بلاغت کی فراوانی عشق و عقیدت کی جولانی، دریا کی روانی، موجوں کی طغیانی، سمندر کی سیلانی سورج کی درخشانی، چاند کی تابانی، ستاروں کی چمک، پھولوں کی مہک، غنچوں کی چٹک، کلیوں کا تبسّم، بھونروں کا تکلم، عندلیبان چمن کا ترنّم، پنکھڑی کا نکھار اور بہاروں کا بانکپن انگڑائیاں لیتا نظر آتا ہے۔ سے اب وہ

شاعرِ لاجواب آئے گا
فکر و فن کا گلاب آئے گا
اہل محفل کو شادماں کرنے
اک الوکھا شباب آئے گا (نوشاد شفیع آبادی)

اور پھر ؎

اجی حضرت اجی حضرت اجی حضرت اجی حضرت
کرو زحمت کرو زحمت کرو زحمت کرو زحمت
چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ
میاں راحت میاں راحت میاں راحت میاں راحت (ج لش)

(نوٹ) تخلص ,, ت ،، شرط کے ساتھ جبی کا ہو استعمال کریں ؎
سبحان اللہ سبحان اللہ

؎

کھنک اٹھتے ہیں پیمانے تو پھر دل کان بجتے ہیں
بڑی جادو بھری دلکش تیری آواز ہوتی ہے

حضرات! اب اسی کے ساتھ ملک کے ایک عظیم دانشور، شعلہ نوا خطیب اور ممتاز و منفرد شخصیت کے حامل ادیب و عالم دین حضرت علامہ .... صاحب قبلہ سے آئیے ہم کسب فیض کریں۔ جن کے نوک قلم کا ایک ایک قطرہ فکر و تصور کی دریچوں کو روشن و فروزاں و مجلّٰی کر دیتی ہے۔ جن کی زبان و بیان معیار صداقت و شرافت کا آئینہ ہے جو بیک وقت زبان و قلم کے دھنی اور علم

وحکمت کے غنی ہیں یعنی عالم معانی و بیان والعلم والایقان، فصیح اللسان بطل باطل ادیان، فاضل نوجوان، مہاویدان، جامع منقولات و معقولات عالم نبیل، فاضلِ جلیل حضرت علامہ سید طاہر رضوی برق .... صاحب قبلہ کو زحمت دیں۔ اور ان سے کسب فیض کریں ؎

گلشن علم و حکمت چلے آیئے
حامی دین و ملّت چلے آیئے
لیکے گلزار طیبہ کے گل کی مہک
واعظ اہلسنّت چلے آیئے (ج ش)

نعرہ تکبیر و رسالت ..... حضرت علامہ صاحب قبلہ

سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

عشق والفت کا یہ معیار کوئی دیکھے تو — اویس قرنی کا ذرا پیار کوئی دیکھے تو
پھر کہیں دنیا میں جانے کی ضرورت کیا ہے — سیرت سید ابرار کوئی دیکھے تو (ج ش)

پیارے بھائی ہم سب حضرت علامہ کے باوقار خطابت سے مستفیض ہو رہے تھے اور آپ کی نگہ انتخاب کسی عندلیب گلشن رسالت کی طرف اٹھ رہی ہوگی تو آیئے ؎

آج کی رات ہے کیا رات میں خوشبو آئی
جذبۂ شوق ملاقات میں خوشبو آئے

صبح دم آئی کبھی رات میں خوشبو آئی
جب چلی بات تری بات میں خوشبو آئی (ج ش)

حضرات! اس صداقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اُس نبیٔ نازِ رحمت کی ذات بابرکات نے اپنی سیرتِ طیبہ کے وسیلے سے جملہ ارکان و مراسم بشری کا ایسا نمونہ پیش کر دیا ہے جس کی اتباع میں پوری بنی نوع انسان کی بھلائی و شرافتِ نفس کی حفاظت کا راز چھپا ہوا ہے۔ ایسا نمونۂ عمل نہ کسی قوم و مذہب کو حاصل ہے اور نہ کسی تہذیب و تمدن کو۔ یہ فخر صرف اور صرف واحد مذہب اسلام کو حاصل ہے کہ تہذیب ہو یا تمدن، شریعت ہو یا طریقت عالم رنگ و بو میں ماہ و خورشید کی درخشانی ہو یا دریا کی روانی، موجوں کی طغیانی ہو یا ستاروں کی تابانی، سیاروں کی گردش ہو یا نسلوں کی افزائش، انکشاف و تحقیق کی کوشش ہو یا ثقافت و تمدن کے جلوے، کوچۂ و بازار کے ہنگامہ ہو یا کاخ ایوان کی زندگیاں، کشادہ فضاؤں اور جنگلوں کی نیرنگیاں ہوں یا حسنِ عرفان کی تابانیاں، جلوہ زار حیات کا شباب ہو یا اخلاقی قدروں کا گلاب، شب و روز، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا غرض کہ جملہ بشری حیاتیاتی صداقتوں کی حقیقت نمونۂ عمل کے ساتھ موجود ہے۔

شمعِ آرزو کو ہر طرح جلانا ہے
تیز ہے تو ہونے دو تم ہوا زمانے کی

اسی کے ساتھ شاعرِ ملت عندلیب گلشن باغ نبوت شاعر اسلام حضرت صاحب کی طرف سب کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔

اسلئے استاد الشعراء کی حیثیت سے جانے مانے جانے والے شاعر حضرت کو اب دعوت دیجارہی ہے کہ ہمیں کسب فیض کا موقع فراہم کریں۔ ساتھ ہی میں آپ سامعین سے درخواست کروں گا کہ ذرا سبحان اللہ الحمد للہ با آواز بلند کہتے رہیں۔ پڑھتے رہیں۔ ذرا کھل کر کہیں کیوں کہ ایک شاعر و ادیب بڑی محنت و ریاضت کے بعد ہی کوئی تخلیق پیش کرپاتا ہے۔ اور حروف و لفظ کے بیجان پتھر نما نشانوں میں کٹورے بھر لہو تھوکتا ہے تب کہیں جاکر بڑی مشکل سے زندگی کی حرارت و صداقت پیدا کرتا ہے۔ اور اس مشکل ترین عمل سے گذرنے کے بعد قاری و سامعین سے ضرور کچھ چاہتا ہے اور کچھ نہیں تو کیا آپ زبان سے داد بھی نہیں دیں تو یہ نہایت تکلیف دہ بات ہوگی۔

؎

فن میں فنکار کا جلتا ہے لہو یوں جیسے
موم کے جسم میں دھاگے کا جگر جلتا ہے (ج ش)

؎ جب فکر کی منزل میں ہوتا ہے لہو پانی — تب ہوتا ہے اے جوہر اندازِ سخن پیدا

یہی کیفیت حریم فکر و تصور میں شاعر کی ہوتی ہے کہ اب اسی کے ساتھ ؎

نوا پیرا ہو اے بلبل کہ ہو تیرے ترنم سے
کبوتر کے تنِ لاغر میں شاہین کا جگر پیدا (اقبال)

مائیک پر شاعرِ اسلام...... حضرت حبیب ہاشمی صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

کیف و سرور نور میں ڈھلنے لگی ہے رات
پھر گرمیٔ سخن سے پگھلنے لگی ہے رات
انگڑائی لے کے شعر و سخن کی پناہ میں
جو ہر بصد غرور سنبھلنے لگی ہے رات (ج ش)

Kalim Shamsi

ابھی ابھی شاعرِ باکمال اپنی ترنّم سحر انگیز آواز و انداز سے ہمیں اور آپ کو تڑپا گئے اور تشنہ کامیٔ احساس کو بیدار کر گئے۔ پھر ہم ان سے سنیں گے۔ رات ابھی باقی ہے بات ابھی باقی ہے

چھولیا ہے کسی فنکار کے ہاتھوں نے اُسے
ورنہ پتھر بھی کہیں تاج محل ہوتا ہے (ج ش)

پیارے بھائی اب بلا تاخیر ایک ایسے عظیم المرتبت علمی و ادبی قد آور شخصیت کو دعوت فیض دینے جا رہا ہوں جو صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی پاسبانی کر رہے ہیں آج ملک و بیرونِ ملک میں جنکی علمی و کرداری صداقتوں کا ڈنکا بج رہا ہے جو ایک کامیاب ادیب و خطیب مسلکِ اعلیحضرت کے نقیب جسمانی و روحانی شعلہ نوا خطیب حضرت علامہ شمس الدین بہرائچی صاحب قبلہ ہیں

چرخِ اسلام کے کہکشاں آئیے
سیرتِ شاہِ طیبہ کا نقشِ وفا
فکر و فن کی زمیں آسماں آئیے
باغِ اسلام کے باغباں آئیے (ج ش)

اور یہ بھی سنئے ؎

ہم خالقِ اکبر کا کرم دیکھ رہے ہیں
افلاک پہ آقا کے قدم دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھ نہیں پاتے ہیں سرکارِ اُمم کو
ہم سب کو مگر شاہِ امم دیکھ رہے ہیں

(ج ش)

نعرۂ تکبیر و رسالت

سُبحان اللہ سُبحان اللہ ؎

فصاحت گل پہ شبنم پر ملاحت ناز کرتی ہے
مگر سُنّی خطیبوں پر خطابت ناز کرتی ہے (ج ش)

سارے عالم کا خالق خدا ایک ہے
ساقیٔ دوجہاں مصطفےٰ ایک ہے
جامِ اشرف پیو خواہ جامِ رضا
ساقی و ساغر و میکدہ ایک ہے (ج ش)

ہم سب ابھی ابھی حضرت سے اِس انداز کے ساتھ کسبِ فیض کر رہے تھے کہ ؎

اپنے پائے نازک کو آپ نے جہاں رکھا
وہ زمیں خدا شاہد آج بھی مہکتی ہے (ج ش)

اور ؎

میرے مصطفےٰ کے جیسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

سرِ عرش خود خدا نے کہا اے حبیب آؤ
کوئی ہم میں تم میں پردہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

تیرے نام پر ہو مرنا تیرے نام پر ہو جینا
کوئی کام اس سے اچھا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

سرِ عرش ایک پل میں گئے جا کے لوٹ آئے
کوئی شہسوار ایسا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

شہِ انبیاء کو حق نے جو عطا کیا ہے کوثر
کسی اور کا یہ حصہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

اردو میں نعتِ سرور کوئی کیا کہے گا جوہر
کوئی دوسرا رضا سا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

شہِ انبیاء کو جو بھی بشر اپنی طرح سمجھے ※ کوئی اُس سے بڑھ کے گدھا نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

جو بلا کے بن میں سجدہ ہے کیا شہ نے زیرِ خنجر ※ کوئی اس سے بڑھ کے سجدہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

اب آئیے اسی کے ساتھ شاعرِ ندرت نگار، طوطیِٔ خوش بیان حضرت..... صاحب سے ان کی انوکھی میٹھی میٹھی سُریلی آواز کی شکر آمیزیوں سے اور نکھری اک گلاب کی سی ہے جیسے عقیدت و محبّت کے ہونٹوں سے پیارے نبی کی پیاری پیاری نعتیں سماعت کریں۔
ایسے عظیم شاعر و ادیب ہمیں ہمیشہ دستیاب نہیں ہوتے ؎

بزمِ نبی میں نعت سناؤ تو بات ہو
عشق و وفا میں بات بناؤ تو بات ہو

جشنِ نبی میں حسنِ محبت کی چاندنی　　اے دوست آج رات لٹا دو تو بات ہو
(ج ش)

مائیک پر شاعرِ اسلام حضرت حسن نواز سیوانی صاحب ..... نعرۂ تکبیر رسالت
سبحان اللہ سبحان اللہ ـــــ

تیرے الفاظ کے نغموں کی تقدس کی قسم
تجھ میں بلبل کی چہک گل کی مہک سب کچھ ہے

اور پھر مجھے یہ کہہ لینے دیجئے ـــــ

کیا دیر ہو گی کہئے سوال و جواب میں
نامِ نبی لکھا ہو جو دل کی کتاب میں
خیرات دے گیا ہے اُسے گیسوئے رسول
ورنہ مہک کہاں تھی چمن کے گلاب میں　(ج ش)

اب اُسی کے ساتھ بارشِ انوار و تجلیات میں خطیب شہیر ادیب بے نظیر حضرت علامہ
صاحب قبلہ کو دعوت دوں اس سے پہلے مجھے کہہ لینے دیجئے ـــــ

میرے ماحول کا ہر ریم دل بیدار ہو جائے
عنایت آپ کی گر احمد مختار ہو جائے

جہانِ رنگ و بو کی مجھکو کچھ حاجت نہیں لیکن
محبّت آپ کی میرے گلے کا ہار ہو جائے (ج ش)

منبع عرفان، وارث علوم نبوّت معین شریعت علّامۃ الزّماں حضرت علّامہ مفتی محمد قاسم
صاحب قبلہ زینت اسٹیج ہو رہے ہیں۔ نعرۂ تکبیر و رسالت
سُبحان اللہ سُبحان اللہ ہے

واعظِ قوم و ملّت چلے آئیے
حامئ اہلسنّت چلے آئیے
لیکے باغِ مدینہ کی تابانیاں
رہبرِ دین و ملّت چلے آئیے (ج ش)

ایسے میں آپ بھر گوش برآواز ہو جائیں کیوں کہ اس عظیم الشّان تاریخ ساز کیف
آور، روح پرور اجلاس میں ایک طرف اگر یہ سمندر کی طرح سروں سے لہراتا ٹھاٹھیں
مارتا عظیم مجمع ہے تو دوسری طرف علم و فضل اور فکر و فن کی عظیم شخصیتیں بھی
حاضرِ اجلاس ہیں ہمیں باری باری ان سب سے کسبِ فیض کرنی ہے۔ ساتھ ہی
کچھ آپ بھی پڑھیں کچھ ہم بھی پڑھیں۔ سُبحان اللہ سُبحان اللہ کا ذکر ثواب کی
نیّت سے ہمیشہ باآواز بلند کرتے رہیں۔ ہے

زلفیں تصوّرات کی سُلجھا رہی ہے رات اشکوں سے وضو کر کے ابھی آرہی ہے رات

جو ہر جمال ذکر شہ انبیاء سے آج
قسمت کو اپنی دیکھئے چمکا رہی ہے رات (ج ش)

اور آپ پھر آئیے نعت پاک کے سرمدی نغمات سے اپنے دلوں کی دنیا تابناک بنائیے

؎

آج تو کچھ لطف پینے اور چھلکانے میں ہے
اور کچھ مخصوص مئے ہر دل کے پیمانے میں ہے
جام رندوں نے اٹھایا ہے یہ کس کے نام کا
نعرۂ صلِ علیٰ کی گونج مئیخانے میں ہے (ج ش)

اسی کے ساتھ شاعر خوش بیان نکتہ سنج و نکتہ داں حضرت ...... دلکش صاحب کی رس پُرن ساز گر بھت نکات آفریں انند بر دھک نعتیہ کلام سے اپنے کسب فیض کریں ۔

؎

گلہائے نو بہار کھلے پہلے پہلے
صبا چلی اشجار ہلے پہلے پہلے
ملنے کو تو ہم دونوں سو بار ملے لیکن
ہر بار ملے جب بھی ملے پہلے پہلے (ج ش)

اسی انداز واقرار کے ساتھ مجھے کہہ لینے دیجئے ؎

عشق والفت کا طلبگار چلا آئے گا
میرا عاشق مرا بیمار چلا آئے گا
جس سے ہے ندرت و جدت کی صدا زندہ
میں پکاروں گا وہ فنکار چلا آئے گا (ج ش)

اور وہ عظیم فنکار شاعر ہیں حضرت ...... دلکش صاحب قبلہ جن سے میں کہوں گا

پرکشئ حیات رک جائے
ساز دست لمحات رک جائے
فرش پر ہو جو ذکرِ حبِ نبی
عرش والوں کی بات رک جائے (د ج ش)

یا پھر یوں کہہ لینے دیجئے ؎

گردشِ کائنات رک جائے
کہکشاں کی برات رک جائے
ذکر احمد جو چھیڑ دوں جو ھر
رعبِ محفل سے رات رک جائے

اسی میلان و انداز کے ساتھ شاعر اسلام عندلیب گلشنِ رسالت حضرت......
صاحب قبلہ نعرۂ تکبیر و رسالت، سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

یہ کون تھا یہ کس نے بکھیری تھی مستیاں
ہر ذرّہ صحن باغ کا ساغر بدوش ہے

اور پھر یہ بھی کہنے کی اجازت دیجئے ؎

گریباں چاک ہوتا ہے نہ دامن تار ہوتا ہے
لبِ خاموش سے بھی عشق کا اظہار ہوتا ہے
جو ہو جائے نگاہِ سیّد کونین اسے جو بھر
مسافر بیٹھا بیٹھا حاضرِ دربار ہوتا ہے

حضرات! اب آج کے اس نورانی ایمانی و عرفانی روحانی اجلاس میں امیر کشور خطابت نیز برج فصاحت و بلاغت علم و عمل کی بہار صدر عالی وقار کی آمد آمد ہے

کہہ رہے ہیں ہر در و دیوار اس محفل میں آج
ہو رہی ہے بارش انوار اس محفل میں آج
آج ہر باطل کا سر تن سے جدا ہو جائیگا
دیکھنا چمکیگی وہ تلوار اس محفل میں آج
صدر عالی جاہ دیکھو زینت اسٹیج ہیں
یعنی فکر و فن کا ہے گلزار اس محفل میں آج
(ج ش)

حضرات نہایت ادب و احترام کی گھڑی آگئی۔ عالم اسلام کی ایک معتبر شخصیت زینت اسٹیج ہیں

یہ کون آیا ہے کس کے قدم کی آہٹ ہے
ہر اک سمت ستاروں کی جگمگاہٹ ہے

حضرت کا تعارف کرانا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے۔ آپ اپنے ماتھے کی آنکھوں سے حضرت کی زیارت کر رہے ہیں۔ آفتاب دلیلِ آفتاب است کی صداقت اپنی جگہ مسلّم ہے نہایت ادب و احترام کے ساتھ صرف اتنا کہوں گا کہ

بارشِ نور و نکہت ہے آجائیے
بزمِ سرکارِ رحمت ہے آجائیے
سیرتِ شاہِ طیبہ کی شمع لئے
آپ ہی کی ضرورت ہے آجائیے (ج ش)

طالب ربّ العلمین، عاشقِ شاہِ دیں، مرکزِ عقیدت، سالکِ منہاجِ شریعت، شمعِ معرفت و ہدایت، زبدۃ المحققین، عمدۃ الواصلین، سید المفکرین، نائبِ محبوبِ ربّ العلمین، بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، استاذ العلماء، تاج الفقہاء حضرت علامہ الشاہ سیّد منظر امام چشتی نظامی صاحب قبلہ نعرۂ تکبیر و رسالت سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

بزمِ تصوّرات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفےٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرئیل
اور ؎ کس کی زباں پہ نعتِ نبی تھی ابھی ابھی (نور شفیع آبادی)

ہے انہیں کے دم سے درود بھی، ہے انہیں کے دم سے سلام بھی
ہمیں اُن کے صدقے خدا ملا اور خدا کا پیارا کلام بھی

کہا کربلا میں حسین نے یہی فیصلہ ہے یزید تو
اور پھر ؎ یہیں زندہ ہوگا سلام بھی یہیں زندہ ہوگا قیام بھی

اس شہر میں بک جاتے ہیں خود آکے خریدار
یہ مصر کا بازار نہیں کوئے نبی ہے (رہبر شفیع آبادی)

نظامت کیلئے چند منتخب

اشعار

آؤ میرے ہم نفسو لو یہ جاگیر سنبھالو
ہم مملکتِ لوح و قلم بانٹ رہے ہیں

کیا حال پوچھتے ہو میرے کاروبار کا
آئینہ بیچتا ہوں میں اندھوں کے شہر میں (ج ش)

سارے عالم کا خالق خدا ایک ہے
ساقئ دوجہاں مصطفےٰ ایک ہے
جام اشرف ہو خواہ جامِ رضا
ساغر و ساقئ و میکدہ ایک ہے (ج ش)

جو غلامِ نبی ہو گیا ہے اس کی جھولی میں کیا کیا نہیں ہے
عقل پر سارے پردے ہیں لیکن عشق پر کوئی پردہ نہیں ہے (ج ش)

قطعات

شہر مدینہ شہر تمنّا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اُن کے رُخ پہ رب کا جلوہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اُن کی صورت اُن کی سیرت اُن کا نقشہ جلوہ اُن کا
راہِ عمل میں اپنا نمونہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی

جہالت چار سو ہے خوئے حیوانی نہیں جاتی ۔ جہاں کم ظرف ہو حق بات بھی مانی نہیں جاتی
جہاں پر بھیڑیئے بھی چھپ کے ہوں بھیڑوں کی صورت میں ۔ وہاں اغیار کی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی

پیاسا رہو گے ساقئ کوثر کو چھوڑ کر
پی جاؤ چاہے سات سمندر نچوڑ کر
کتنا بلند ہو گیا مٹّی کا آدمی
رشتہ رسولِ پاک کے قدموں سے جوڑ کر

ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی

ہنسی آتی ہے اپنے پر کبھی اپنے زمانہ پر ۔ بھروسہ کیا کروں بھائی بھلا کورے فسانے پر
شرافت کو مری مجبوری کیوں جوہر سمجھتے ہو ۔ یہاں انصاف ہوتا ہے مناسب وقت آنے پر

ڈاکٹر جوہر میاں شفیع آبادی

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

(حالی)

آسماں کی یا زمیں کی بات لکھ
ہو سکے تو آدمی کی بات لکھ
اے مؤرّخ ڈوبتا سورج نہ دیکھ
اسکے دامن میں سحر کی بات لکھ

(جوہر میاں شفیع آبادی)

ان کا خیال شعر کے پیکر میں ڈھل گیا
مری حیات نو کا مقدّر بدل گیا

(شاداب مظفر پوری)

حاضر حضورِ عشق کا جوہر نہ پوچھئے
سرکارِ دوجہاں کا دیوانہ مچل گیا

پہلے نبی کے عشق کی شمع جلائیے
پھر وادیٔ حیات کو کعبہ بنائیے
نعتِ رسولِ پاک کا تحفہ لئے جناب
بزمِ رسولِ پاک میں تشریف لائیے

(جوہر میاں شفیع آبادی)

(سنسکرت)

آکتم بھوتلم سواگتم منگلم
سواکتم سواگتم ہے نبی منگلم
دکھ ہرم سکھ کرم جیونم منگلم
منگلم ہے نبی ہے شفیع منگلم

منگلم کارنم سرجنم منگلم
منگلم پران داتا مہی منگلم
منگلم ہے حبیب خدا منگلم
منگلم سارسن وم تری منگلم

منگلم ویبھوم امنہ منگلم
منگلم ہے حلیمہ سدھی منگلم
شراونم منگلم بھاونم منگلم
مندپم منڈتم لویتی منگلم

کوشلم جو ہم بن مکم منگلم
شیتلم سو پھلم یگ جی منگلم

نوٹ: حضور نقیب الاولیاء گوہر ملت کا نعتیہ مجموعہ "گلزار نقشبندی" منتخب اشعار کیلئے ضرور مطالعہ کریں۔

نظامت کیلئے مُترادف الفاظ

طلیق اللسان ، فصیح البیان ، ہم سب کے مہمان ، خطیب ہندوستان ،
حضرت علامہ / مولانا محمد سلیمان / محمد غفران صاحب

خطیب باکمال ، واعظ شیریں مقال ، مقرر بے مثال ، حضرت علامہ / مولانا محمد جمال ،
محمد کمال صاحب

خطیب بے نظیر ، آسمانِ خطابت کے بدرِ منیر ، بدعقیدوں کیلئے شمشیر حضرت
علامہ / مولینا محمد ظہیر صاحب

شمع بزم خطابت ، گوہر کانِ بلاغت ، جانِ فصاحت ، خطیب اہلسنت ، قاطع
بدعت ، ماہ مرکز انوارِ عقیدت ، پیر طریقت ، پیکر شریعت حضرت علامہ / مولانا
نعمت ، رحمت ، شرافت صاحب

خطیب ذیشان ، فصیح اللسان ، ساحر البیان ، فاضل نوجوان ، مظہر علم وعرفان ، وادیٔ معنی
وبیان ، اہلسنت کے پاسبان حضرت علامہ ومولینا مفتی سید بدر الحسن مصباحی گوہری مہمان چمپارنی ، صاحب